بچشمِ خود بقلمِ خود

بنیاد پرست "خاموش مبلغ" ملتان

اِحساسِ زیاں جاتا رہا

- راگ و رنگ ، رقص و سرود ، گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی کے ظہور کے وقت شرعی احکام واضح ہیں ۔ اہل سنت کے تمام طبقات دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث علماء کرام مجموعی اور متفقہ طور پر باجوں کی حرمت کے قائل ہیں ۔

- انفرادی اور شخصی طور پر بھی تمام فرقوں کے علماء کرام گانے بجانے کے مروجہ تمام طور طریقوں کو حرام قرار دیتے ہیں ۔ حتیٰ کہ شیعہ گروہ کے ہاں بھی اسے مذموم اور حرام ہی سمجھا جاتا ہے ۔

- کچھ عرصہ قبل اپنے ایک پڑوسی شاہ صاحب سے میں نے سوال کیا کہ فقہ جعفریہ میں گانے بجانے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ انہوں نے فرمایا حرام حرام قطعاً حرام ! میں نے پوچھا میر صاحب مزامیر موسیقی وغیرہ شروع اسلام سے حرام ہیں یا اب حرام ہوئے ہیں ۔ جب کہ اس وقت اکثر بعمل مسلمان بیاہ شادیوں میں ڈھول باجے ، بینڈ قوالی ، طبلے سارنگی اور لاؤڈ اسپیکر پر ریکارڈنگ بہت ضروری سمجھتے ہیں اور اس رسم کو بڑی اہمیت دیتے ہیں ۔ انہوں نے جواباً کہا ! ابتدائے اسلام سے ہی گانے بجانے کے اعمال واشغال حرام قرار دیے گئے ہیں ، اور حضرت علیؓ نے باجوں کی حرمت والی احادیث روایت کی ہیں ۔

- مزید فرمایا کہ ان کے صاحبزادہ کی شادی پر کچھ دوستوں نے قوالی اور بینڈ باجہ کا اہتمام کیا تھا مگر میں نے ان سب لوگوں کو مجلس موسیقی کے انعقاد سے روک دیا تھا ، اس پر میں نے عرض کیا ۔ جناب میر صاحب ! اپنے شہزادہ کی شادی مبارک پر تو آپ نے جرأت کر کے حکماً مجوزہ محفلِ موسیقی روک دی تھی ۔ مگر آج آپ کے گھر میں مستقل طور پر ٹیلیویژن پروگرام اور ڈرامے دیکھے جاتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں ۔ میں نے ٹیلی ویژن انٹینا کی نشاندہی کرتے ہوئے عرض کیا ۔ میر صاحب ! یہ سفید تار جہاں جا کر ختم ہو گی وہیں ٹی وی پڑا ہو گا ۔ میر صاحب فوراً گھر گئے اور کئی پردوں میں چھپے ہوئے ٹی وی کو برآمد

کرلیا۔ ان کی بہو بولی ابا جان یہ تو آپ کے صاحبزادہ صاحب لائے ہیں! لڑکا بولا ابا جان یہ تو آپ کی بہو کی فرمائش پر لایا گیا ہے۔ اور اب تو یہ ہمارے گھر میں خوب رچ بس چکا ہے۔ انہوں نے نہایت غصہ میں فرمایا اسے واپس کرآؤ تو شہزادہ نے جواب دیا کہ اب تو یہ واپس نہیں جاتا۔ میر صاحب نے کہا اگر یہ نہیں جاتا تو میں چلا جاتا ہوں، ان کی بات کسی نے نہ سمجھی اور سخت غصہ کی وجہ سے میر صاحب کو تیز بخار ہو گیا اور تین روز کی ہنگامی کشمکش اور علالت کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ ان کے پسماندگان راقم کو مطعون کرتے ہیں کہ میں نے ٹی وی کا انکشاف کیا اور نشاندھی کر کے انہیں مار ڈالا ہے یہ ہمارے باپ کا قاتل ہے۔

لیکن اب تو شاید ہی کوئی گھر بچا ہوا ہو۔ لوگ جیسے بتاتے ہیں کہ ہمارے بچے رات گئے تک ہمسایوں کے گھروں، ہوٹلوں یا دکانوں پر ٹی وی ڈرامے اور پروگرام دیکھتے رہتے ہیں گھر میں بہت دیر سے آتے ہیں لہٰذا مجبوراً ہم نے ٹی وی خرید کر گھر میں رکھ لیا ہے تاکہ بچے ہمارے سامنے رہیں۔

- ایک صاحب نے شکوہ کیا ہے کہ ان کا ایک حافظ قرآن نوجوان لڑکا ہر وقت نزدیکی چائے کے ہوٹل میں پروگرام ڈرامے دیکھتا رہتا ہے اور اکثر نماز بھی نہیں پڑھتا۔ مجبوراً ہمیں گھر میں ٹی وی لانا پڑے گا۔ گویا ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

- اس وقت ٹی وی۔ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث کے گھروں کی زینت بن چکا ہے۔ حرام سمجھتے ہوئے سب لوگ اس کارِ بد کا شکار ہو چکے ہیں۔
- بعض احباب کا کہنا ہے کہ بھائی! ریڈیو ٹی وی اور ذرائع ابلاغ وغیرہ بڑے کام کی چیزیں ہیں۔ ایک معروف مولانا کی زبانی کہا گیا ہے کہ ان کے نزدیک سینما مباح بلکہ جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو حرام کر دیتا ہے۔
- ذرائع ابلاغ پروگراموں میں درس قرآن، تلاوت قرآن، نعتیہ ثناء خوانی اور ملکی غیر ملکی خبریں، سائنسی انکشافات، تعلیمی افادات، تجارتی اشتہارات و مصنوعات اور دلچسپ تفریحات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اب علماء کرام ہی وضاحت فرما سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ کون سی چیز اس مباح کو حرام کر سکے گی، اور ہم تنـ دن، سے زیادہ

مہلک وبار سے کیوں کر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مچھلی کا شکار کرنے والے کانٹے میں سانپ لگا کر پانی میں ڈال دیتے ہیں، مچھلی اپنا شکار سمجھ کر جب کانٹا منہ میں لیتی ہے تو خود شکار ہو جاتی ہے —! بٹیروں کا شکار کرنے والے کھیتوں میں بٹیروں کا الاوار کھتے ہیں لاوے میں بند بٹیروں کی آواز پر سینکڑوں بٹیرے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اسی طرح ذرائع ابلاغ سے بھی کچھ وقت کے لئے اصلاحی پروگرام دکھا کر عوام کو شکار کیا جاتا ہے۔ جب کہ باقی تمام پروگراموں کے ذریعے اصلاحی پروگراموں کا اثر زائل کیا جاتا ہے،

إنا لله وانا إليه راجعون

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اسلام کے نامور سپوت، تحریک آزادی کے عظیم مجاہد فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

- سوانح وافکار
- احوال وآثار
- بے مثال جدوجہد
- شہادت

نوجوان محقق محمد عمر فاروق کے قلم سے ایک تاریخی دستاویز
صفحات تقریباً ۲۰۰، کمپیوٹر کتابت، خوبصورت سرورق، مجلد، اعلیٰ طباعت
فروری ۱۹۹۲ء میں شائع ہو رہی ہے

بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان